AL-AASAR Journal
Quarterly *Research Journal*
www. al-aasar.com

Vol. 2, No. 4 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

نابینا کے احکام: فقہ اسلامی میں تحقیقی مطالعہ

Rules for the Blind: A Research Study in Islamic Fiqh

Qurat Ul Ain Fozia
PhD Scholar, Department of Islamic Studies & Arabic
Gomal University Dera Ismail Khan, Khyber Pakhtunkhwa, Pakistan.
Email: qafbaloch@gmail.com
Dr. Hafiz Abdul Majeed
Assistant Professor, Department of Islamic Studies & Arabic
Gomal University Dera Ismail Khan, Khyber Pakhtunkhwa, Pakistan.
Email: drhafizabdulmajed@gmail.com
Akhtar Ali
Lecturer, Department of Islamic Studies, Govt Degree College No.1, Dera Ismail Khan, Khyber Pakhtunkhwa, Pakistan.
Email: akhtaraliwaziri3@gmail.com

Abstract

The Almighty Allah has created humans with faculties such as sight to perceive the world, gain knowledge, and distinguish between right and wrong. However, some individuals are deprived of this blessing, i.e., they are blind. This study focuses on the rights, duties, and specific rulings for blind persons in light of Islamic jurisprudence (Fiqh), based on the Quran, Hadith, and classical jurists' interpretations. It examines the term A'ma in the Quran and discusses the religious obligations of blind individuals, including Salah (prayer), fasting, Zakat, Hajj, and Jihad. The study also analyzes their participation in congregational prayers, adherence to the Qibla, hearing the call to prayer (Adhan), learning the Quran, and leading prayers. Moreover, civil and legal matters such as testimony, transactions, inheritance, guardianship, and ethical treatment are explored. Islamic law provides accommodations to ensure that blind individuals can perform both religious and worldly duties effectively. This research highlights the inclusion, justice, and spiritual development of blind persons, ensuring that they have equal opportunities in worship, legal matters, and social life. By exploring jurisprudential rulings, the study demonstrates how Sharia ensures that blind individuals can live with dignity, fulfill their obligations, and attain divine reward, thereby safeguarding their rights and responsibilities in both spiritual and social life.

Key Words: *Blind, Islamic Fiqh, Worship, Transactions, Rights, Quran, Hadith*

تعارف موضوع

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا اور اسے علم و شعور عطا فرمایا تاکہ وہ دنیا میں فلاح و بہبود کے کام انجام دے سکے۔ آنکھیں انسان کے اہم حسی اعضاء میں سے ہیں، جن کے ذریعے علم حاصل کیا جاتا ہے اور دین کے اسرار کو سمجھا جاتا ہے۔ تاہم بعض افراد اللہ کی اس نعمت سے محروم رہتے ہیں، یعنی نابینا ہوتے ہیں۔ اس مطالعے کا مقصد فقہ اسلامی کی روشنی میں نابینا افراد کے حقوق، فرائض اور خصوصی احکام کا تحقیقی جائزہ پیش کرنا ہے۔ مضمون میں قرآن و حدیث کے حوالے سے نابینا کی عبادات، معاملات، تعلیم، سماجی زندگی اور قانونی امور کے مختلف پہلوؤں کو بیان کیا گیا ہے۔ موضوع میں لغوی معنی اور مفہومِ اعمی، طلبِ علم میں نابینا کی حیثیت، نماز، روزہ، جمعہ، قِبلہ کی سمت، حج، جہاد، شہادت، خرید و فروخت، وصی بنانا، جنایات اور دیگر عبادات و معاملات کے احکام زیرِ بحث آئیں گے۔ اس مطالعے سے یہ واضح ہو گا کہ فقہ اسلامی نابینا افراد کے لیے خصوصی رہنمائی، مراعات اور آسانیاں فراہم کرتی ہے تاکہ وہ بھی عبادات اور دنیاوی معاملات میں مکمل شراکت اختیار کر سکیں اور روحانی ترقی حاصل کریں۔

لفظ اعمی کی لغوی تحقیق اور مفہوم:

اعمٰی کو اردو اور فارسی میں نابینا اور انگریزی میں "Blind" کہتے ہیں۔

نابینا کے اردو معانی: جس کو سجھائی نہ دیتا ہو، کور چشم، اندھا اور کور۔

نابینا کے مترادفات: کور چشم، بے بصر، اندھا، بے بصیرت، اعمٰی اور کور ہیں۔

نابینا کے متضادات: صاحب نظر، نظر والا، صاحب بصیرت اور باصر۔(1)

اعمٰی دراصل عربی زبان کا لفظ ہے۔ اس لفظ کے حروف اصلی (ع م ی) ہیں یہ عمی سے بنا ہے۔ جس کا معنی پردہ اور پوشیدگی کا ہے جیسا کہ مقاییس اللغۃ میں لکھا ہے۔

(عَمِیَ) العَیْنُ وَالْمِیْمُ وَالْحَرْفُ الْمُعْتَلُ أصلٌ واحِدٌ یَدُلُّ عَلَی سَتْرٍ وتغطِیَةٍ مِنْ ذَلِکَ الْعَمَی: ذَھَابُ الْبَصَرِ مِنَ الْعَیْنَیْن کِلْیتِھِما، وَالْفِعلُ مِنْهُ عَمِیْ یَعْمَی عَمَی۔ وَرُبَّمَا قَالُوْا عْمَایَ یَعْمَائِی اَعمِیَاءَ ، ------ رَجُلٌ أعْمَی وَامْرَأۃُ عَمْیَاءُ"(2)

عمی: اس لفظ میں "عین، میم اور ی" حرف علت اصل ہے جس کے معنی کسی چیز کے پوشیدہ ہونے یا پردے میں ہونے کے ہیں۔ اسی سے عمی (نابینا) ہے جس کا معنی ایسا آدمی جس کی دونوں آنکھوں کی بینائی چلی گئی ہو جس کا باب (علم صرف والوں کے ہاں) عمی یعمی عمی چلتا ہے کبھی کبھار اعمای یعمای اعمیاء (مزید سے بھی) آتا ہے۔ اسی سے مرد کے لئے لفظ اعمی (نابینا مرد) اور عورت کے لئے عمیاہ (نابینی عورت) آتا ہے۔

اس طرح "رجل عم" اس آدمی کو کہا جاتا ہے جو دل کا اندھا ہو اور دل کی آندھی پوری قوم کو عمون کہا جاتا ہے۔ اس لیے کہتے ہیں کہ کسی چیز کے بارے میں تیری محبت تجھے اندھا اور بہرہ کر دیتی ہے اسی بناپر الحب اعمی کہا جاتا ہے۔ یعنی محبت اندھی ہوتی ہے۔(3)

لسان العرب میں ابن منظور سے بھی اسی طرح کا لغوی مفہوم نقل کیا گیا ہے۔ وہ عمی (اعمی) کی تعریف ذباب البصر کله----- من العینین کلیتهما سے کرتا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ اعمی (نابینا) اسکو کہتے ہیں جس کی بینائی مکمل طور پر چلی گئی ہو اور اسے دونوں آنکھوں سے بالکل دکھائی نہ دیتا ہو۔(4)

اعمی کا لفظ قرآن مجید میں بھی انہی معانی میں کئی بار استعمال ہوا ہے عرب کا مقولہ ہے کہ الاشیاء تعرف باضدادها کہ چیزیں اپنی ضدوں کی وجہ سے پہچانی جاتی ہیں دن رات سے روشنی اندھیرے اور اچھی بری سے پہچانی جاتی ہیں قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اسی لئے فرمایا"وما یستوی الاعمی والبصیر۔ (5)

جس طرح دیکھنے والا اور اندھا برابر نہیں ہو سکتے اسی طرح مومن اور کافر بھی برابر نہیں ہو سکتے۔

علامہ زبیدی اللہ تعالیٰ کے ارشاد" ومن کان فی هذه اعمی فهوا فی الاخره-(الاسراء:72) کے بارے میں امام راغب کے حوالے سے دو قول لکھتا ہے

1. اس آیت میں پہلا لفظ اعمی اسم فاعل ہے اور دوسرا بھی اسی طرح ہے۔
2. اعمی افعل کے وزن پر اسم تفضیل ہے جس کا معنی بصیرہ کا فقدان ہے اور یہ بات زیادہ درست ہے کہ یہ اسم تفضیل ہو یہاں پہلے اعمٰی سے مراد دل کا اندھا اور دوسرے کا معنی آنکھوں کا اندھا ہے۔

وقوله تعالی ومن کان في هذه اعمی فهو في الاخرة اعمی واضل سبیلا. قال الراغب: الاول اسم الفاعل والثاني قیل مثله وقیل هو افعل من کذا، اي للتفصیل، لان ذالك من فقدان البصیره، ویصح ان تعال فیه ما افعله، فهوافعل من کذا، ومنهم من جعل الاول من عمي القلب، والثاني علی عمی البصر۔(6)

اعمی / نابینا سے مراد ایسا شخص جسے اپنی دونوں آنکھوں سے دکھائی نہ دیتا ہو۔ یعنی اس میں دیکھنے کی صلاحیت مفقود ہو۔ یہ نابینا پن پیدائشی بھی ہو سکتا ہے اور کسی عارضہ کے پیش ہونے سے بھی ہو سکتا ہے(7)

قرآن میں اعمی کا ذکر:

قرآن مجید میں کئی مقامات پر نابینا افراد کا ذکر کیا گیا ہے کچھ مثالیں ذیل میں دی جاتی ہیں۔

1 قل هل یستوی الاعمی والبصیر افلا تتفکرون ۔(8)

کہہ دو کہ بھلا اندھا اور آنکھ والے برابر ہوتے ہیں؟ تو پھر تم غور کیوں نہیں کرتے۔

سورۃ رعد میں فرمایا۔

قل هل یستوی الاعمی والبصیرۙ ام هل تستوي الظلمٰت والنور۔ (9)

کیا اندھا اور آنکھوں والے برابر ہیں؟ یا اندھیرا اور اجالا برابر ہو سکتا ہے؟

سورۃ الرعد ہی میں فرمایا

افمن یعلم انما انزل الیك من ربك الحق كمن هو اعمی انما یتذكر اولو الالباب۔ (10)

بھلا جو شخص یہ جانتا ہے کہ جو کچھ تمہارے پروردگار کی طرف سے تم پر نازل ہوا ہے حق ہے وہ اس شخص کی طرح ہے جو اندھا ہے اور سمجھتے تو وہی ہیں جو عقلمند ہیں۔

سورۃ الاسراء میں یوں فرمایا۔

ومن كان في هذه اعمى فهو في الاخرة اعمى واضل سبيلا۔(11)

اور جو شخص اس دنیا میں اندھا ہو وہ آخرت میں بھی اندھا ہو گا اور (نجات کے) راستے سے بہت دور۔

سورۃ طہٰ میں اس طرح بیان فرمایا

ومن اعرض عن ذكري فان له معيشة ضنكا ونحشره يوم القيامة اعمى۔ (12)

اور جو میری نصیحت سے منہ پھیرے گا اس کی زندگی تنگ ہو جائے گی اور قیامت کو ہم اسے اندھا کر کے اٹھائیں گے۔

سورۃ طہٰ ہی میں فرمایا۔

قال ربي لم حشرتني اعمى وقد كنت بصيرا۔(13)

وہ کہے گا میرے پروردگار تو نے مجھے اندھا کر کے کیوں اٹھایا میں تو دیکھتا بھالتا تھا۔

سورہ فاطر میں ارشاد ہے۔

وما يستوى الاعمى والبصير۔ (14)

اور اندھا اور آنکھ والا برابر نہیں۔

آگے فرمایا سورۃ غافر میں

۷. وما يستوي الأعمى والبصيره والذين آمنوا وعملوا الصالحات ولا المسيءُ قليلا ما تتذكرون. (15)

اور اندھا اور آنکھوں والا برابر نہیں اور نہ ہی ایمان لانے والے نیکوکار اور نہ بدکار (برابر نہیں) (حقیقت یہ ہے کہ) تم بہت کم غور کرتے ہو۔

اوپر دی گئی تمام آیات سے واضح ہوتا ہے کہ نابینا اور بینا کے احکام الگ ہیں۔ کیونکہ دونوں کو اللہ نے بھی برابر نہیں ٹھہرایا۔ اللہ تعالی نے نابینا کو خاص عزت دی کہ ایک نابینا صحابی کے لئے خاص آیات نازل ہوئیں۔

نابینا اور طلب دین:

اللہ تعالی نے حضرت عبداللہ بن ام مکتوم کی رعایت سے سورۃ عبس نازل فرمائی۔

بسم الله الرحمن الرحيم۔

عبس وتولى -------------- فتنفعه الذكرى۔

"چیں بجبیں ہوئے اور منہ پھیر لیا (اس وجہ سے کہ) ان کے پاس ایک نابینا آیا اور آپ کیا جانیں شاید وہ پاکیزہ تر ہو جاتا یا وہ غور و فکر کرتا تو نفع پہنچاتی اسے یہ نصیحت"

ان آیات کا شان نزول مسئلہ نمبر 1 عبس وتولى ○ ان جاءه الاعمى○. اس نے چہرے پر تیوری چڑھائی یہ جملہ بولا جاتا ہے۔ عبس وبسر اس پر گفتگو پہلے ہو چکی ہے اس نے چہرے کو دوسری طرف کر لیا ان جاء یہ محل نصب میں ہے کیونکہ یہ مفعول لہ ہے معنی یہ ہو گا اسلئے کہ اس کے پاس اندھا آیا یعنی جو اپنی آنکھ سے نہیں دیکھ سکتا علمائے تفسیر نے یہ روایت نقل کی ہے کہ قریش کے سردار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے جب کہ رسول اللہ علیہ وسلم ان کے مسلمان ہونے کی خواہش رکھتے تھے حضرت عبداللہ بن ام مکتوم حاضر ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی قطع کلامی کو ناپسند کر کیا اور ان سے رخ انور پھیر لیا تو یہ آیات حضرت عبداللہ بن ام مکتوم کے بارے میں نازل ہوئیں۔

امام مالک نے کہا کہ ہشام بن عمرو نے حضرت عروہ سے روایت نقل کی ہے کہ یہ آیات حضرت ابن ام مکتوم کے بارے میں نازل ہوئی جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئے انہوں نے یہ کہنا شروع کر دیا: اے محمد مجھے اپنے قریب جگہ دیجئے جب کہ نبی کریم کے پاس مشرک رؤسا موجود تھے۔ نبی کریم ﷺ ان سے اعراض کرنے لگے اور دوسرے افراد کی طرف توجہ فرمانے لگے اور فرماتے: "اے فلاں کیا میں جو کچھ کہتا ہوں اس میں تو کوئی حرج پاتا ہے؟" وہ کہتا بتوں کی قسم! جو آپ

کہتے ہیں ان میں کوئی کجی نہیں پاتا تو اللہ تعالی نے عبس وتولی کو نازل فرمایا۔ترمذی میں مسند روایت ہے کہ سعد بن یحییٰ بن سعیدی اموی اپنے باپ سے روایت نقل کرتے ہیں(16)

کہا: یہ روایت ہم نے ہشام بن عروہ پر پیش کی وہ اسے اپنے باپ سے وہ حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ یہ آیات حضرت ابن ام مکتوم کے حق میں نازل ہوئیں۔ وہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئے وہ کہنے لگے: "یارسول اللہ ﷺ! میری رہنمائی کیجئے جب کہ رسول اللہ کے پاس مشرکین کے سرداروں میں سے ایک آدمی موجود تھا رسول اللہ ﷺ اس سے اعراض کرنے لگے اور سردار کی طرف توجہ کرنے لگے رسول اللہ ﷺ فرماتے: "جو میں کہتا ہوں کیا تو اس میں کوئی حرج دیکھتا ہے؟" وہ کہتا: نہیں، اس بارے میں یہ آیات نازل ہوئیں۔ کہا: یہ حدیث غریب ہے۔

سرکار دوعالم ﷺ کی بارگاہ میں قریش کے کونسے سردار موجود تھے؟

مسئلہ نمبر 2۔۔

یہ آیت اللہ تعالی کی جانب سے نبی کریم ﷺ کے لئے عتاب ہے کہ آپ ﷺ نے عبد اللہ بن ام مکتوم سے اعراض کیا۔ اسے عمرو بن ام مکتوم کہتے ہیں ام مکتوم کا نام عاتکہ بنت عامر بن مخذوم تھا یہ عمرو ابن قیس بن زائدہ بن اصم ہے یہ حضرت خدیجہؓ کے ماموں زاد بھائی تھے رسول اللہ ﷺ مشرکوں میں سے ایک عظیم آدمی کے ساتھ مصروف گفتگو تھے جسے ولید بن مغیرہ کہا جاتا۔ ہمارے علماء مالکیہ میں سے ابن عربی نے کہا یہ قول کیا گیا ہے جس کی کنیت ابوعبد الشمس تھی قتادہ نے کہا: وہ امیہ بن خلعی تھا انہیں سے یہ قول مروی ہے: وہ ابی بن خلف تھا۔ مجاہد نے کہا وہ تین افراد تھے عتبہ شیبہ جو دونوں ربیع کے بیٹے تھے اور ابی بن خلف۔ عطا نے کہا: وہ عتبہ بن ربیعہ تھا. حضرت سفیان ثوری نے کہا نبی کریم ﷺ اپنے چچا عباس کے ساتھ مصروف گفتگو تھے۔ زمخشری نے کہا: آپ کے پاس قریش کے سردار تھے عتبہ شیبہ بن ربیعہ کے بیٹے تھے ابو جہل بن ہشام عباس بن عبد المطلب، امیہ بن خلف اور ولید بن مغیرہ۔ رسول اللہ ﷺ انھیں اسلام کی دعوت دے رہے تھے۔ آپ ﷺ یہ امید رکھتے تھے کہ ان کے اسلام لانے سے دوسرے لوگ بھی اسلام قبول کرلیں گے جہاں تک ہمارے علماء کا تعلق ہے ان کا کہنا ہے وہ ولید بن مغیرہ ہے دوسروں نے کہا وہ امیہ بن خلف اور عباس تھے یہ سب باطل ہے۔ اور مفسرین کی ایک جانب سے جہالت ہے جنھوں نے دینی معاملات میں کوئی تحقیق نہیں کی اس کی وجہ یہ ہے امیہ بن خلف اور ولید دونوں مکہ مکرمہ میں تھے اور ابن ام مکتوم مدینہ طیبہ میں تھے وہ ان دونوں کے ساتھ اکٹھے نہ ہوئے اور نہ وہ دونوں ان کے ساتھ اکٹھے ہوئے وہ دونوں کافر مرے ان میں سے ایک ہجرت سے پہلے اور دوسرا ہجرت کے بعد غزوہ بدر کے بعد ان میں سے کسی نے بھی مدینہ کا قصد نہ کیا اور نہ اکیلا آپ کے پاس حاضر ہوا اور نہ ہی کسی اور کے ساتھ۔(17)

آپ ﷺ کا رخ انور پھیرنے کا سبب۔

مسئلہ نمبر 3: حضرت ابن مکتوم حاضر ہوئے جب کہ نبی کریم ﷺ اپنے پاس موجود قریش کے سرداروں سے محو کلام تھے انہیں اسلام کی دعوت دے رہے تھے ان کے اسلام لانے کی قوی امید تھی۔ اس کے اسلام لانے سے ان کی قوم کے بے شمار لوگوں کے اسلام لانے کا امکان تھا حضرت ابن مکتوم آئے جب کہ وہ نابینا تھے عرض کی: اللہ تعالی نے جو آپ کو تعلیم دی ہے اس کی مجھے تعلیم دیں۔ وہ نبی کریم ﷺ کو ندا کرنے لگے اور ندامیں کثرت کرنے لگے وہ نہیں جانتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کسی اور کے ساتھ مصروف کلام ہیں یہاں تک کہ قطع کلامی کی وجہ سے آپ کے چہرے پر ناگواری کے آثار ظاہر ہونے لگے۔ آپ ﷺ نے دل میں سوچا یہ لوگ کہیں گے کہ آپ ﷺ کے پیروکار نابینے، کم مرتبہ اور غلام ہیں۔ آپ ﷺ نے تیوری چڑھائی اور رخ انور پھیر لیا تو یہ آیت نازل ہوئی۔ نوری نے کہا: اس کے بعد نبی کریم ﷺ جب بھی حضرت ابن ام مکتوم کو دیکھتے اس کے لیے چادر بچھاتے اور کہتے تھے: "اے خوش آمدید: جن کے متعلق میرے رب نے مجھے عتاب کیا" آپ فرماتے کیا کوئی کام ہے؟ آپ ﷺ نے انہیں دو دفعہ غزوات کے موقع پر مدینہ طیبہ میں اپنا نائب بنایا حضرت انس نے کہا: میں نے انہیں قادسیہ کے دن سواری پر سوار دیکھا جبکہ انہوں نے زرہ پہنی ہوئی تھی اور ان کے پاس سیاہ جھنڈا تھا۔
(18)

حضرت عبد اللہ کا فعل درست نہ ہونے کے باوجود عتاب کیوں؟

مسئلہ نمبر 4: ہمارے علماء نے کہا: حضرت عبد اللہ بن ام مکتوم نے جو کچھ کیا یہ سوء ادبی تھی اگر وہ جانتے ہوتے کہ نبی کریم ﷺ کسی اور کے ساتھ گفتگو میں شریک ہیں اور آپ ﷺ ان کے اسلام لانے کی امید کرتے ہیں لیکن نبی کریم ﷺ نے آپ کو عتاب کیا تھا کہ اہل مدینہ کے دل ٹوٹ نہ جائیں یا یہ معلوم ہو جائے کہ مومن فقیر غنی سے بہتر ہے اور مومن کی طرف توجہ کرنا اگرچہ وہ فقیر ہو یہ زیادہ مناسب اور بہتر ہے تا کہ وہ ایمان لے آئیں اگرچہ ایسے آدمی کی طرف توجہ کرنا بھی مصلحت کا تقاضا ہے اس معنی میں اللہ تعالی

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com
Vol. 2, No. 4 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

کا یہ فرمان ہے ما كان لنبي أن يكون له أسرى (الأنفال:67) نبی کے لیے یہ زیبا نہیں کہ اس کے قیدی ہوں جیسے یہ پہلے گزر چکا ہے۔ایک قول یہ کیا گیا ہے کہ نبی کریم نے اس آدمی کی تالیف کا قصد کیا کیونکہ آپ کو حضرت عبد اللہ بن ام مکتوم کے دل میں جو ایمان تھا اس پر اعتماد تھا جس طرح حضورؐ نے ارشاد میں ہے:"ایک آدمی سے صلہ رحمی کرتا ہوں جبکہ دوسرا آدمی مجھے زیادہ محبوب ہوتا ہے اس خوف سے کہ اللہ تعالی اسے جہنم میں منہ کے بل نہ پھینک دے۔"

سرکار دوعالمؐ نے حضرت عبد اللہ کے کس فعل کو ناپسند کرتے ہوئے رخ انور کو پھیرا۔

مسئلہ نمبر 5۔ابن زید نے کہا: نبی کریمؐ نے حضرت ابن مکتوم کے ساتھ اس لیے سخت رویہ اپنایا اور ان سے اعراض کیا کیوں کہ جو آدمی نے لا رہا تھا اسے آپؐ نے اشارہ کیا تھا کہ وہ حضرت ابن مکتوم کو آگے آنے سے روکے حضرت ابن مکتوم نے اسے دھکا دیا اور بات ماننے سے انکار کر دیا یہاں تک کہ وہ نبی کریم سے کلام کرے یہاں تک کہ نبی کریمؐ اسے تعلیم دیں اس میں سے ان کی طرف سے کچھ جفا کا پہلو تھا اس کے باوجود اللہ تعالی نے ان کے حق میں نبی کریمؐ پر وحی نازل کی اور غائب کا صیغہ ذکر کیا مقصود نبی کریمؐ کی شان کا اظہار تھا یہ نہیں فرمایا:عبست و تولیت پھر انس پیدا کرنے کے لئے خطاب کا صیغہ ذکر کیا اور فرمایا:وما يدريك۔ (19)

وما يدريك لعله يزكى

کس چیز نے آپ کو آگاہ کیا ممکن ہے ابن مکتوم اس چیز کے ذریعے جس کی انہوں نے تم سے استدعا کی کہ وہ آپؐ سے قرآن و دین کی تعلیم سیکھیں وہ اپنے دین میں طبیعت کی زیادتی اور اپنے آپ سے جہالت کی تاریکی کو دور کرنا چاہتے ہیں۔ایک قول یہ کیا گیا کہ لعله کی ضمیر کافر کے لئے ہو یعنی جب آپؐ نے یہ طمع کیا کہ وہ اسلام قبول کر کے پاکیزہ ہو جائے یا وہ نصیحت حاصل کرے اور یہ نصیحت اُسے قبول حد تک لے جائے آپؐ کو کس نے آگاہ کر دیا کہ آپ نے جو طمع کی ہے وہ ہو کر رہنے والی ہے حمزہ نے اسے ان جاءه الاعمى پر محمول کیا ہے یہ فعل محذوف کے متعلق ہے جس پر عبس وتولى دلالت کرتا ہے تقدیر کلام یوں ہو گی ان جاءه اعرض منه وتولى جب ہمزہ استفہام کی صورت میں قرأت کی جائے گی تو اس وقت تولی پر وقف ہو گا اور جب استفہام کے بغیر قرأت کی جائے گی تو اس پر وقف نہیں کیا جائے گا یہ عام قراء کی قرأت ہے۔

دیگر مقامات عتاب

مسئلہ نمبر 6۔عتاب میں اس آیت کے مسائل سورۃ الانعام میں اللہ تعالی کا فرمان ہے۔

ولا تطرد الذين يدعون ربهم بالغداوة والعشي (الانعام:52) جو صبح و شام اپنے رب کو پکارتے رہتے ہیں ان کو دور نہ کرو اسی طرح سورۃ کہف میں ہے۔**ولا تعد عينك عنهم تريد زينة الحيوة الدنيا** (کہف:28) اور اس قسم کی دوسری آیات ہیں۔واللہ اعلم (20)

او يذكر فتنفعه الذكرى یا جو آپؐ کہتے تو وہ اس سے نصیحت حاصل کرتا اور نصیحت سے نفع دیتی عام لوگوں کی قرأت **فتنفعه** کے عین کے ضمہ کے ساتھ ہے اس کا عطف یزکی پر ہے عاصم، ابن ابی اسحاق اور عیسٰی نے اسے **فتنفعه** عین کے نصب کے ساتھ پڑھا ہے یہ سلمہ اور زر بن حبیش کی قرأت ہے یہ لعل کا جواب ہے کیونکہ یہ (لعل) غیر موجب ہے جس طرح اللہ تعالی کا فرمان ہے **لعلى ابلغ الاسباب** (غافر) پھر فرمایا **فاطلع اما من استغنى..... فانت عنه تلهى۔**

"لیکن جو پرواہ نہیں کرتا اب اس کی طرف متوجہ کرتے ہیں اور آپ پر کوئی ضرر نہیں اگر وہ نہ سدھرے اور جو آپ کے پاس آیا ہے دوڑتا ہوا اور وہ ڈر بھی رہا تھا تو آپ سے بے رخی برتتے ہیں" جو خوشحال و غنی ہیں آپ اس کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور اس کی بات توجہ سے سنتے ہیں تصدی کا معنی توجہ سے بات سننا ہے راعی نے کہا ہے:

تصدى لوضاح كان جبينه سراج الدجى يعني اليه الاساور

وہ وضاح کے سامنے آیا گویا اس کی پیشانی تاریکیوں کا چراغ ہے بڑے بڑے سردار اس کی طرف مائل ہوتے ہیں اس کی اصل تصدد ہے جو صدد سے مشتق ہے یہ وہ چیز ہوتی ہے جو تیرے سامنے آئے اور تیرے بلمقابل ہو جائے کہا جاتا ہے: داری صدد راوہ۔میرا گھر اس کے گھر کے سامنے ہے اسے ظرف کی بنا پر نصب دی گئی ہے ایک قول یہ کیا گیا ہے (21)

یہ صدی سے مشتق ہے جس کا معنی پیاس ہے یعنی آپ اس غنی کی طرف اس طرح متوجہ ہوتے ہیں جس طرح پیاسا پانی کی طرف متوجہ ہوتا ہے مصاداۃ کا معنی بالقابل ہونا ہے عام قراء کی قراءت تصدی صاد کی تخفیف کے ساتھ ہے تخفیف کے لیے دوسری تا کو حذف کر دیا گیا نافع اور ابن محیصن نے ادغام کی صورت میں صاد کو مشدد پڑھا ہے یہ کافر ہدایت نہ پائے ایمان نہ لاتے تب بھی آپ پر کوئی حرج نہیں آپ تو صرف رسول ہیں آپ کے ذمہ صرف پیغام حق پہنچانا ہے

Vol. 2, No. 4 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

رہاوہ شخص جو اللہ تعالی کے لیے علم کا طالب ہے وہ تیزی کرتے ہوئے جب کہ وہ اللہ سے ڈرتا بھی ہے آپ اس سے روح انور پھیر لیتے ہیں اور کسی اور کام میں مصروف ہو جاتے ہیں تلھی اصل میں تتلھی تھایوں جملہ بولا جاتا ہے لھیت عن الشیی الھی میں نے اس سے اعراض کرنے کے لئے بناوٹی مشغول ہوا۔ تلھی کا معنی ہے لھیت عنہ و تلتھیت عنہ دونوں کا معنی ایک ہے(22)

1) عام حکم: مسلمانوں کی اصلاح مقدم ہے۔

ان آیات کے تحت حضرت مفتی اعظم مولانا محمد شفیع صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے تحریر فرمایا کہ "اس موقع میں یہ تو ظاہر ہے کہ رسول اللہ کے سامنے دو کام بیک وقت آ گئے ایک مسلمان کی تعلیم اور اس کی تکمیل اور دلجوئی۔ دوسرے غیر مسلموں کی ہدایت کے لئے ان کی طرف توجہ۔ قرآن کریم کے یہاں اس ارشاد نے یہ واضح کر دیا کہ پہلا کام دوسرے کام پر مقدم ہے دوسرے کام کی وجہ سے پہلے کام میں تاخیر کرنا یا کوئی خلل ڈالنا درست نہیں اس سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں کی تعلیم اور ان کی اصلاح کی فکر غیر مسلموں کو اسلام میں داخل کرنے کی فکر سے اہم اور مقدم ہے"(23)

ان آیات مبارکہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایک نابینا صحابی کی وجہ سے ایک عمومی حکم معلوم ہوا کہ مسلمان کی اصلاح زیادہ ضروری ہے بہ نسبت غیر مسلم کی ہدایت کے کیونکہ ان کا تو معلوم نہیں کہ اسلام لائیں گے یا نہیں لیکن جو مسلمان ہے اس کی اصلاح سے فائدہ یقینی ہے۔

2) نابینا اور پردے کے احکام:

اس سلسلے میں حضرت فاطمہ بنت قیس کی حدیث درج ہے

وامرها ان تعتد في بيت ام شريك ثم قال ان تلك امراة يغشاها اصحابي اعتدي في بيت ابن مكتوم فانه رجل أعمى تضعين ثيابك (24)

حضور نے حضرت فاطمہ بنت قیس کو عدت کے دن حضرت ام مکتوم کے گھر گزارنے کا حکم دیا ایک حدیث سنن نسائی میں بھی موجود ہے سنن ابی داؤد میں بھی موجود ہے۔ ایک اور حدیث میں حضور نے امہات المومنین کو حضرت ام مکتوم سے پردہ کرنے کا حکم دیا۔

سوال: کیا عورت کے لیے جائز ہے کہ کسی نابینا کے سامنے اپنا چہرہ کھول لے؟

جواب: اگر کوئی مرد نظر سے معذور ہو تو جائز ہے کہ عورت اس کے سامنے اپنا چہرہ کھول لے صحیح مسلم میں سیدنا فاطمہ بنت قیس کی حدیث ہے کہ نبی کریم نے انہیں فرمایا تھا جب کہ انہیں طلاق ہو گئی تھی۔ اعتدي عند ابن ام مكتوم فانه رجل أعمى تضعين ثيابك فلا يراك "ابن ام مکتوم کے احاطے میں اپنی عدت کے دن پورے کر لو بلا شبہ وہ نابینا آدمی ہے اگر تم کسی وقت اپنا کپڑا اتار بھی دو گی تو وہ تمھیں دیکھ نہیں سکے گا۔"

"کسی کے گھر جانے کے لیے اجازت لینا اسی غرض سے ہے کہ نظر نہ پڑے"(25)

اور نبہان کی وہ روایت جو سیدہ ام سلمہؓ سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن ام مکتوم نبی کی خدمت میں حاضر ہوئے جب کہ سیدہ ام سلمہؓ اور سیدہ میمونہؓ آپ کے پاس تھیں تو آپؐ نے انہیں حکم دیا کہ ان سے پردہ کر لو تو انہوں نے کہا یہ تو نابینا ہے، ہمیں نہیں دیکھ سکتا تو نبیؐ نے فرمایا۔

افعمیا وان انتما، الستما تبصرانہ

"تو کیا تم بھی نابینا ہو کیا تم اسے نہیں دیکھ رہی ہو؟"

تو یہ حدیث اپنے شذوذ اور دیگر صحیح احادیث کے خلاف ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے اگرچہ امام ترمذی نے اسے حسن صحیح کہا ہے۔ اصول حدیث کا یہ قاعدہ ہے کہ جب کوئی حدیث سند کے اعتبار سے صحیح ہو مگر دیگر زیادہ صحیح احادیث کے خلاف ہو تو اسے شاذ اور ضعیف قرار دیتے ہیں اور اس پر عمل نہیں کیا جاتا چونکہ صحیح حدیث کی شرط یہ ہے کہ وہ شاذ نہ ہو یعنی دیگر احادیث کے مقابلے میں منفرد اور اکیلی نہ ہو تو نبہان کی مذکورہ حدیث اگر صحیح بھی سمجھی جائے تو شاذ ہے اس کے علاوہ اس میں ایک اور علت بھی ہے کہ مذکورہ راوی نبہان کو قابل اعتماد ائمہ جرح و تعدیل نے ثقہ (قابل اعتماد) نہیں سمجھا اور وہ قلیل الروایہ بھی ہے تو اس قسم کی روایت میں اس پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا۔

اور بعض اہل علم نے اس شدت (حجاب) کو امہات المؤمنین سے خاص کرنے کی کوشش کی ہے مگر یہ بات درست نہیں کیونکہ خصوصیت کے لیے کوئی دلیل ہونی چاہیے جو ہمارے پاس نہیں ہے (عبد العزیز بن باز)(26)

3) نماز اور اذان سے متعلق احکام:

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com

Vol. 2, No. 4 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

صحیح مسلم کی حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت عبداللہ ابن مکتوم حضور کے مؤذن تھے۔ حدثنا ابن نمير حدثنا أبي حدثنا عبيدالله، عن نافع، عن ابن عمر، قال كان،الرسول الله مؤذنتان بلال وابن أم مكتوم الأعمى(27)

اسی طرح کی حدیث حضرت عائشہ سے راویوں کے اور سلسلے بھی مروی ہے(28)

حدثني ابوكريب، محمد بن العلاء الهمداني حدثنا خالد، يعني ابن مخلد عن محمد بن جعفر، حدثنا هشام عن ابيه عن عائشة، قالت كان ابن أم مكتوم يؤذن لرسول الله وهو أعمى (29)

اسی قسم کی حدیث ہشام سے بھی مروی ہے(30)

سحری کے لئے اذان:

یہ اذان کا جواز اسی صورت میں ہے جب نابینا امام کے ساتھ بینا شخص ان کو وقت بتانے والا ہو۔(31)

حدثنا مالك بن إسماعيل حدثنا عبد العزيز بن أبي سلمة، أخبرنا ابن شهاب عن سالم بن عبد الله، عن عبد الله بن عمرؓ قال: قال النبيّ: إن بلالا يؤذن بليل، فكلوا واشربوا حتى يؤذن، أوقال حتى تسمعوا أذان ابن مكتوم" وكان ابن أم مكتوم رجلا أعمى، لا يؤذن حتى يقول له الناس أصبحت (32)

ہم سے مالک بن اسماعیل نے بیان کیا، کہا ہم سے عبدالعزیز بن ابی سلمہ نے بیان کیا، کہا ہم کو ابن شہاب نے خبر دی سالم بن عبداللہ سے اور ان سے عبداللہ بن عمرؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا" بلال رات میں اذان دیتے ہیں اس لئے تم لوگ سحری کھاپی سکتے ہو یہاں تک کہ (فجر کے لئے) دوسری اذان پکاری جائے" یا (یہ فرمایا) یہاں تک کہ "عبداللہ ابن ام مکتومؓ کی اذان سن لو عبداللہ بن ام مکتوم نابینا تھے اور جب تک ان سے کہا نہ جاتا صبح ہو گئی ہے وہ اذان نہیں دیتے تھے۔ حدثنا ابن نمير حدثنا ابي حدثنا عبيدالله عن نافع ابن عمرؓ قال كان لرسول اللهؐ موذنان بلال و ابن مكتوم الأعمى فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن بلالا يؤذن بليل فكلوا واشربوا حتى يؤذن ابن أم مكتوم قال ولم يكن بينهما إلا أن ينزل هذا ويرقى هذا۔ (33)

ابن نمیر، عبیداللہ بن نافع حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا کہ رسول اللہؐ کے دو مؤذن تھے حضرت بلال اور حضرت ابن ام مکتوم نابینا تھے تو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ بلال تو رات کے وقت ہی اذان دے دیتے ہیں لہٰذا تم کھاتے اور پیتے رہو یہاں تک کہ حضرت ابن ام مکتوم اذان دیں راوی نے کہا کہ ان دونوں کی اذان میں کوئی فرق نہیں تھا سوائے اس کے کہ وہ اذان دے کر اترتے تھے اور یہ چڑھتے تھے۔

متذکرہ بالا احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ نابینا شخص کو اگر کوئی ٹھیک وقت بتانے والا ہو تو وہ اذان دے سکتا ہے۔

4) سمت قبلہ سے متعلق حکم:

مالکیہ کہتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنی رائے سے قبلے کا رخ متعین کر کے اسی طرف رخ کر کے نماز پڑھنے لگا اور نماز شروع کرنے کے بعد معلوم ہوا کہ رائے قائم کرنے میں غلطی ہوئی تو واجب ہے کہ نماز (کی نیت) توڑ دے (اور نئے سرے سے نماز پڑھے) لیکن اس کے لیے دو شرطیں ہیں پہلی شرط یہ ہے کہ نمازی بینا ہے۔ اگر نابینا ہے کہ تو نماز کی نیت توڑنا روا نہیں لیکن اسے واجب ہے کہ قبلے کی جانب مڑ جائے اور جس قدر نماز پڑھ چکا ہے اسی پر بقیہ کی بنا رکھے ورنہ اس (نابینا) کی نماز باطل ہو جائے گی جیسا کہ دوسرے مسالک میں ہے غرض جہاں تک نابینا کا تعلق ہے مالکیہ دوسرے ائمہ سے متفق ہیں اور بینا کے بارے میں اختلاف رکھتے ہیں۔

دوسری شرط یہ ہے کہ وہ رخ ہے قبلہ سے بہت ہٹا ہوا ہو اگر معمولی سا ہٹا ہوا ہے تو نماز باطل نہ ہوگی خواہ نماز پڑھنے والا بینا ہو یا نابینا، لیکن نماز کے دوران صحیح قبلہ کا علم ہونے پر ان دونوں طرح کے اشخاص کو قبلے کی طرف مڑ جانا واجب ہے اگر نہیں مڑے گا تو نماز ہو جائے گی لیکن گناہ ہو گا۔

شافعیہ کہتے ہیں کہ اگر نماز کے دوران یہ معلوم ہو کہ تعین سمت قبلہ میں یقیناً غلطی ہوئی ہے تو نماز جاتی رہے گی اور دوبار نماز پڑھنا پڑے گی بینا اور نابینا کا اس مسئلے میں کوئی امتیاز نہیں ہے(34)

5) وجوب جمعہ سے متعلق احکام:

جمعہ کے لیے بارہ شرطیں ہیں چھ وجوب کی اور چھ صحت کی

شرط وجوب یہ ہیں: آزاد، مرد، مقیم، تندرست پاؤں، اور آنکھوں کا درست ہونا، شروط صحت یہ ہیں بادشاہ (یا اسکے نائب) وقت جماعت خطبہ شہر اور اذن عام کا ہونا(35)

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com

Vol. 2, No. 4 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

سوم صحت مند لہذا ایسے مریض پر واجب نہیں جسے حاضر جماعت ہونے کے لئے چل کر جانا نقصان دہ ہو۔ اگر کوئی شخص مسجد تک پیدل چلنے سے معذور ہو تو اسکے ذمہ سے جمعہ ساقط ہو جائے گا۔ اگرچہ کوئی سواری اسے لے کر جانے کے لئے دستیاب ہو جائے حنفیہ کا اس پر اتفاق ہے لیکن نابینا شخص جسے بطور خود وہاں تک جانا ممکن نہیں ہے اسکی بابت امام ابو حنیفہ کا کہنا یہ ہے کہ اسکے ذمہ سے جمعہ ساقط ہے۔

اگرچہ کوئی نیک آدمی اس کی رہنمائی رضا کارانہ یا اس کے مقدر کے مطابق اجرت لے کر کرے۔ لیکن صاحبین کہتے ہیں کہ اگر نابینا کے لئے جانا ممکن ہو، خواہ کوئی رضا کارانہ یا اجرت پر جو وہ دے سکتا ہو اس کی رہنمائی کرے تو اسے نماز جمعہ کے لئے مسجد میں جانا ضروری ہے۔ بس نابینا اشخاص کے لیے ان دونوں باتوں میں سے کسی پر عمل کرنا جائز ہے تاہم زیادہ احتیاط اسی میں ہے کہ صاحبین کے مسلک کی پیروی کی جائے خاص کر اس لیے کہ نابینا کا جمعہ بالاتفاق صحیح ہے۔(36)

ملکیہ کہتے ہیں کہ صحت جمعہ کی شرطیں دو قسم کی ہیں۔۔۔ چوتھے یہ کہ نمازی بینا ہو، نابینا پر نماز جمعہ واجب نہیں ہے، درآنحالیکہ اسے خود مسجد تک پہنچنا دشوار ہو اور کوئی رہبری کرنے والا نہ ہو۔ ہاں اگر نابینا خود مسجد تک جا سکتا ہو یا کوئی رہبری کرنے والا مل جائے تو اس پر جمعہ واجب ہے(37)

شافعیہ کہتے ہیں کہ شرائط جمعہ کی دو قسمیں ہیں شرائط وجوب اور شرائط صحت۔۔۔ یہ شرائط وجوب جو ان شرائط وجوب نماز متذکرہ سابقہ کے علاوہ ہیں۔ ان میں ابتدائی دس شرطیں تو وہی ہیں جن کا ذکر مالکیہ نے کیا ہے نیز انہیں اس امر میں بھی مالکیہ سے اتفاق ہے کہ جمعہ کی نماز مریض اپاہج اور اندھے پر ان شرائط کے بغیر واجب نہیں ہیں جن کا ذکر مالکیہ نے شرائطِ وجوب میں کیا ہے۔۔۔ ان شرائط سے حنابلہ کو بھی اتفاق ہے، لیکن ان کا کہنا ہے کہ نابینا پر جمعہ واجب نہیں ہے بجز اس حالت کے جب کہ اس کے پاس رہبر ہو یا رہبر کے بجائے ایسے نشانات ہوں جن کے سہارے مسجد تک پہنچ سکے مثلاً مکانوں کی دیوار جس کے سہارے نابینا چل سکے یا کوئی رسی وغیرہ ہو جس سے پکڑ کر وہ چل سکے یہ بات بتائی جا چکی ہے کہ حنفیہ کہتے ہیں کہ جس مریض کو پیدل چل کر نماز جمعہ میں پہنچنا ضرر رساں ہو تو اس کے ذمے سے نماز جمعہ ساقط ہے اگرچہ کوئی ایسا شخص مل جائے جو رضاکارانہ طور پر اس کی راہبری کرے اور بعض کہتے ہیں کہ اگر کوئی نیکی کا کام سمجھ کر کر نابینا کی رہبری کرے یا حسب مقدور اجرت لے کر (نمازی کو) لے جا سکے تو نماز جمعہ اس پر واجب ہوگی جیسا کہ حنفیہ کی شرائط وجوب میں سابقا بتایا گیا(38)

شافعیہ کے نزدیک جمعہ کے صحیح ہونے کی چھ شرطیں ہیں۔۔۔۔ نیز یہ کہ نمازی بینا ہو اندھے پر جمعہ واجب نہیں ہے اگرچہ کوئی رہبر مل سکے ہاں اگر وہ کسی رسی کے سہارے جو جامع مسجد تک گئی ہو جا سکے (تو جمعہ واجب ہوگا)(39)

6) نابینا کی امامت سے متعلقہ احکام:

نابینا کی امامت بھی مکروہ ہے کیونکہ وہ نابینا ہونے کی وجہ سے پورے طور پر پاکی ناپاکی سے احتیاط نہیں کر سکتا اور چونکہ نجاست کا صرف احتمال ہے اس لیے اس کی امامت **مکروہ تنزیہی**[IX] ہے اگر کسی ذریعہ سے نجاست وغیرہ سے بچنے کا پورا اہتمام کر لیتا ہو تو بلا کراہت جائز ہے نیز اگر نابینا قوم کے تمام لوگوں سے زیادہ علم رکھتا ہو تو وہ اولی ہے۔ کیونکہ آنحضرتؐ نے عبد اللہ بن مکتوم اور عتبان بن مالک کو جو نابینا تھے جہاد میں جاتے وقت مدینہ میں خلیفہ بنا دیا تھا اور یہ امامت وغیرہ کے فرائض بھی انجام دیتے تھے(40)

ان لوگوں کی امامت مکروہ ہے غلام، اندھے، دیہاتی، ولد زنا، جاہل، فاسق اور بدعتی کی امامت مکروہ ہے۔(41)

حنفیہ کہتے ہیں کہ نابینا شخص کا امام بننا مکروہ تنزیہی ہے اگر وہی سب میں افضل ہو (تو مکروہ نہیں ہے)۔(42)

شافعیہ کے نزدیک نابینا کی امامت مکروہ نہیں ہے حنابلہ کہتے ہیں کہ نابینا اور بہرے کی امامت اور غیر مختون کی امامت کا خواہ وہ بالغ ہو مکروہ ہے.(43)

مالکیہ کہتے ہیں نابینا شخص کا امام بننا جائز ہے تاہم بینا افضل ہے(44)

ایک مسجد کے لیے دو مؤذن رکھنے کے استحباب کے بیان میں:

حدثنا ابن نمير حدثنا ابي حدثنا عبيدالله عن نافع ابن عمر قال كان لرسولّ الله موذنان بلال و ابن ام مكتوم الأعمى، حدثنا ابن نمير حدثنا ابي حدثنا عبيدالله حدثنا القاسم عن عائشه مثله (45)

ابن نمیر، وعبید اللہ، قاسم حضرت عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ کے دو مؤذن تھے حضرت بلال اور حضرت ابن ام مکتوم (نابینا) صحابی ابن نمیر، عبید اللہ، قاسم، عائشہ سے بھی اسی طرح روایت منقول ہے۔

7) نابینا کے لیے جماعت کے ساتھ نماز کا حکم:

حدثنا قتيبة بن سعيد وإسحاق بن إبراهيم والسويد بن سعيد ويعقوب الدورقي كلهم عن مروان الفراري قال قتيبة حدثنا الفراري عن عبيد الله بن الأصم قال حدثنا يزيد بن الأصم عن أبي هريرة قال أتى النبي أعمى فقال يا رسول اللهٔ إنه ليس لي قائد يقودني إلى المسجد فسأل رسول الله صلى الله عليه وسلم أن يرخص له فيصلي في بيته فرخص له فلما ولى دعاه فقال هل تسمع النداى بالصلاة قال نعم قال فأجب (46)

قتیبہ بن سعید واسحاق بن ابراہیم وسوید بن سعید ویعقوب دورقی مروان قتیبہ فراری، عبید اللہ بن اصم، زید بن عاصم، حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ نبیؐ کی خدمت میں ایک (نابینا) آدمی آیا اس نے عرض کیا اے اللہ کے رسولؐ میرا کوئی ایسا رہبر نہیں ہے جو مجھے مسجد کی طرف لے کر آئے اس نے رسول اللہؐ سے یہ اس لئے پوچھا تاکہ اسے اپنے گھر میں نماز پڑھنے کی اجازت مل جائے آپؐ نے اسے اجازت دے دی جب وہ پشت پھیر کر جانے لگا تو آپؐ نے اسے بلایا اور فرمایا کیا تو نماز کے لیے اذان کی آواز سنتا ہے اس نے عرض کیا جی ہاں آپؐ نے فرمایا کہ پھر تیرے لیے ضروری ہے کہ مسجد میں آکر نماز پڑھ لے۔

8) نابینا شخص اور تعلیم قرآن:

حدثنا محمد بن بشار، حدثنا غندر، حدثنا شعبة، عن أبي إسحاق، قال سمعت البراء بن عازب رضي الله عنهما قال: اول من قدم علينا مصعب بن عمير وابن ام مكتوم وكان يقرئان الناس (47)

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا، کہا ہم سے غندر نے بیان کیا، ان سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے ابو اسحاق نے بیان کیا اور انہوں نے براء بن عازب سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ سب سے پہلے ہمارے ہاں مصعب بن عمیر اور ابن ام مکتوم (نابینا) آئے یہ دونوں (مدینہ کے) مسلمانوں کو قرآن پڑھنا سکھاتے تھے۔ متذکرہ بالا حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ نابینا شخص قرآن مجید کی تعلیم دے سکتا ہے کیونکہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

9) نابینا شخص اور احکام جہاد:

حدثنا أبو الوليد حدثنا شعبة عن أبي إسحاق قال سمعت البراء رضي الله عنه يقول لما نزلت لا يستوي القاعدون عن المؤمنين سورة النساء آية (95) دعاء رسول الله صلى الله عليه وسلم زيدا فجاء بكتف فكتبها وشكا ابن أم مكتوم ضرارته فنزلت لا يستوي القاعدون من المؤمنين غير أولي الضرر سورة النساء آية (95) (48)

باب: اللہ تعالی کا (سورۃ النساء) میں یہ فرمانا کہ "مسلمانوں میں جو لوگ معذور نہیں ہیں اور جہاد سے بیٹھ رہیں وہ اور اللہ کی راہ میں اپنے مال اور جان سے جہاد کرنے والے برابر نہیں ہو سکتے اللہ نے ان لوگوں کو جو اپنے مال اور جان سے جہاد کریں، بیٹھے رہنے والوں پر ایک درجہ فضیلت دی ہے یوں اللہ تعالی کا اچھا وعدہ سب کے لیے ہے اور اللہ تعالی نے مجاہدوں کو بیٹھنے والوں پر بہت بڑی فضیلت دی ہے اللہ کے فرمان غفور الرحيما تک (صحیح)

ہم سے ابو الولید نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ ہم سے شعبہ نے بیان کیا ابو اسحاق سے کہ میں نے براء بن عازبؓ سے سنا، آپ کہتے تھے کہ جب آیت لا يستوى القاعدون من المؤمنين نازل ہوئی تو رسول اللہؐ نے زید بن ثابتؓ (جو کاتب وحی تھے) کو بلایا آپ ایک چوڑی ہڈی ساتھ لے کر حاضر ہوئے اور اس آیت کو لکھا اور ابن ام مکتوم نے جب اپنے نابینا ہونے کی شکایت کی تو آیت یوں نازل ہوئی لا يستوي القاعدون من المؤمنين غير اولى الضرر۔

ایک اور حدیث مبارکہ کے الفاظ اس طرح ہیں۔

حدثنا عبد العزيز بن عبد الله حدثنا إبراهيم بن سعيد الزهري قال حدثني صالح بن كيسان عن ابن شهاب عن سهل بن سعد الساعدي أنه قال رأيت مروان بن حكم جالسا في المسجد فأقبلت حتى جلست إلى جنبه فأخبرنا ان زيد بن ثابت أخبره، ان رسول الله صلى الله عليه وسلم على عليه لا يستوي القاعدون من المؤمنين سورة النساء آية (95) والمجاهدون في سبيل الله سورة النساء آية (95) ۔ قال فجاءه ابن ام مكتوم وهو يملها على فقال يا رسول الله لو أستطيع الجهاد لجهادت وكان اجلا أعمى فانزل الله تبارك وتعالى على رسوله صلى الله عليه وسلم، فخذه على فخذي، فتقلت على حتى خفت عن ترض فخذي ثم سري عنه فأنزل الله عزوجل غير أولي الضرر سورة النساء آية (95). (49)

ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے بیان کیا، کہا ہم سے ابراہیم بن سعد زہری نے بیان کیا، کہا مجھ سے صالح بن کیسان نے بیان کیا ابن شہاب سے، انہوں نے سہل بن سعد الزہری سے، انہوں نے بیان کیا کہ میں مروان بن حکم (خلیفہ اور اس وقت کے امیر مدینہ) کو مسجد نبوی میں بیٹھے ہوئے دیکھا تو ان کے قریب گیا اور پہلو میں بیٹھ گیا پھر انہوں نے ہمیں خبر دی کہ زید بن ثابت انصاری نے انہیں خبر دی تھی کہ رسول اللہؐ نے ان سے آیت لکھوائی لا يستوي القاعدون من المؤمنين والمجاهدون في سبيل الله. انہوں نے بیان کیا پھر عبد اللہ ابن مکتومؓ آئے آپ اس وقت مجھ سے آیات مذکورہ لکھوا رہے تھے انہوں نے کہا یا رسول اللہؐ اگر مجھ

X: مکروہ تنزیہی: وہ ہے جس سے بچنے کا مطالبہ کیا گیا ہو لیکن اسکے ترک کو لازم نہ قرار دیا گیا ہو، جیسے کھڑے ہو کر پانی پینے یا کھڑے ہو کر پیشاب کرنا۔ اس سے بچنا مدح وثواب کا باعث ہے اور اسکا مرتکب ہونا ملامت اور عتاب کا نہ کہ گناہ کا۔ (رحمانی، سیف اللہ خالد، مولانا، آسان اصول فقہ، ناشر کتب خانہ نعیمیہ دیو بند،

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com

Vol. 2, No. 4 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

میں جہاد کی طاقت ہوتی تو میں جہاد میں شریک ہوتا وہ نابینا تھے اس پر اللہ تبارک وتعالی نے اپنے رسولؐ پر وحی نازل کی اس وقت آپؐ کی ران میری ران پر تھی میں نے آپؐ پر وحی کی شدت کی وجہ سے آپؐ کی ران کا اتنا بوجھ محسوس کیا کہ مجھے ڈر ہو گیا کہ کہیں میری ران پھٹ نہ جائے اس کے بعد وہ کیفیت آپؐ سے ختم ہو گئی اور اللہ عزوجل نے فقط غیر اولی الضرر نازل فرمایا۔

10) نابینا شخص اور احکام حج:

وجوب حج کی درج ذیل شرائط ہیں۔

الحج واجب على الأحراروالمسلمين البالغين العقلاء الأصحاء (50)

حج واجب ہے آزاد مسلمان بالغ عاقل اور تندرست پر۔ بیمار، اپاہج، کوڑھی، مفلوج، اندھے پر حج نہیں۔

نابینا کے حق میں بھی استطاعت کے معنوں میں اختلاف ہے اس کی تفصیل اور دوسری شرائط وجوب حج ذیلی حاشیہ میں ملاحظہ ہوں۔

حنفیہ کہتے ہیں نابینا شخص جو زادراہ اور سواری کا بندوبست کر سکتا ہے لیکن کوئی راستہ بتانے والا نہ ہو اس پر خود حج کرنا واجب ہے نہ حج بدل کرانا۔ ہاں اگر اسے راستہ بتانے والا مل سکتا ہے تو وہ حج بدل کرا سکتا ہے(51)

مالکیہ کہتے ہیں نابینا پر حج واجب ہے درآنحالیکہ وہ چل سکتا ہو اور اس کے پاس اتنا مال ہو کہ وہاں تک پہنچادے بشرطیہ کہ وہ خود ہی راستہ پا سکے یا کوئی ساتھی ہو جو اسے راہ بتائے۔(52)

حنابلہ کہتے ہیں وجوب حج کی شرائط میں سے یہ بھی ہے کہ مکلف بینا ہو اگر نابینا ہو تو اس پر حج واجب نہیں ہے اس صورت کے جب کہ کوئی رہنما راستہ بتانے والا ساتھ ہو اس کے بغیر حج واجب نہیں ہے نا ذاتی حج اور نہ حج بدل۔(53)

شافعیہ کہتے ہیں نابینا شخص پر حج واجب نہیں ہے جبکہ اسے کوئی راہ بتانے والا نہ ہو اگرچہ اجرت دے کر ایسا شخص دستیاب ہو سکے اور اس کو دینے کی استطاعت ہو۔ کوئی راہ بتانے والا نہ ملے یا ملے لیکن اس کی اجرت کا مقدور نہ ہو تو نابینا پر حج واجب نہیں ہے گو وہ مکہ ہی کا رہنے والا ہو اگر عصا کے سہارے چل سکے تو سب سے اچھا ہے۔(54)

11) شہادت اور گواہی کے احکام:

شہادت: لغت میں شہادت کے معنی خبر دینے کے ہیں اور شریعت کی اصطلاح میں قاضی کی مجلس میں کسی حق کو ثابت کرنے کی غرض سے لفظ گواہی (شہادت) کے ذریعہ سچی خبر دینے کا نام "شہادت" ہے جس کو فارسی اور اردو زبان میں گواہی سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ (55)

تحمل شہادت اور اس کی شرطیں، تحمل شہادت سے مراد کسی واقعہ کے پیش آنے کے وقت اس کا مشاہدہ کرنا ہے تاکہ بوقت ضرورت بیان دیا جاسکے تحمل شہادت کے لئے تین شرطیں ہیں عاقل ہو، فاتر العقل یا عقل وہوش سے خالی کمسن بچہ نہ ہو، تیسرے جس چیز کے بارے میں گواہی دے رہا ہوں اس کو بذات خود دیکھا ہو(56)

اداشہادت کی شرائط: اداشہادت کے لئے گواہ کا آزاد عاقل، بالغ، مسلمان، بینا، گویا، عادل یعنی قابل اعتبار ہونا ضروری ہے۔ پس غلام، پاگل، بے شعور بچہ، مسلمانوں کے خلاف غیر مسلم، نابینا، گونگے اور ایسے شخص کی شہادت معتبر نہیں ہو گی جس کے راست گو ہونے کا اطمینان نہ ہو۔(57)

ابوالفضل عبدالحمید بلیلاوی مصباح اللغات میں ص:۴۶۶ پر شہادت کی تعریف اس طرح کرتے ہیں کہ "عربی لغت کے اعتبار سے لفظ شہادت یعنی گواہی، جس کو انگریزی زبان میں 'ایوی ڈینس' کہا جاتا ہے۔(ش،ہ،د) کے مادہ پر مبنی ہے۔ لغت میں اس مادے کے تحت مختلف معانی بیان ہوئے ہیں۔ مجلس میں حاضر ہونا، معائنہ کرنا، دیکھنا، کسی کو گواہ بنانا، گواہی دینے کے لیے کہنا۔

اس تعریف سے اندازہ ہوتا ہے کہ شہادت میں خاص بات دیکھنا یا معائنہ کرنا ہے۔ جبکہ نابینا شخص دیکھنے سے قاصر ہے۔ لہٰذا شہادت میں اس کی معذوری ظاہر ہے۔ گواہی کی صحت کی شرائط میں سے ایک شرط حواس بھی ہے کہ گواہ عقل، بصارت رکھتا ہو، جو کچھ دیکھے یا سنے، اُسے سمجھنے کی اہلیت رکھتا ہو۔ سورۃ زخرف کی آیت نمبر ۸۶ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

مَن شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ (جو حق کے ساتھ شہادت دے جبکہ وہ جانتا ہو)

لہٰذا نابینا شخص کی گواہی قابل قبول نہیں ہے۔

جامعۃ العلوم الاسلامیہ، علامہ بنوری ٹاؤن، کراچی، پاکستان کے دارالافتاء کے فتویٰ نمبر ۱۴۳۴۱۰۲۰۰۱۲ میں سوال کیا گیا کہ:

سوال: ویڈیو کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ کیا اسے بطور شہادت پیش کیا جاسکتا ہے؟ کیا ویڈیو دیکھنے والا گواہ بن سکتا ہے کہ میں نے اس آدمی کو ویڈیو میں یہ کام کرتے دیکھا ہے؟ تو اس کا جواب دیا گیا: "جاندار کی ویڈیو بنانا اور دیکھنا حرام اور گناہ ہے اور اسے شریعت میں بطور شہادت پیش نہیں کیا جاسکتا، گواہی صرف آنکھوں دیکھے واقعہ پر دی جاسکتی ہے۔ نیز ویڈیو میں ایڈیٹنگ کے ذریعے تبدیلیاں کی جاسکتی ہیں۔ فقط واللہ اعلم"۔

اس فتویٰ میں بھی آنکھوں دیکھے واقعہ پر گواہی کو مشروط کیا گیا ہے۔ دور جدید میں سائنس اور ٹیکنالوجی نے جس قدر ترقی کی ہے اس سے قانون شہادت میں بہت سی چیزوں کا اضافہ ہو چکا ہے۔ پوسٹ مارٹم، ہاتھ کے نشانات، تحریر کی شناخت، فوٹو اسٹیٹ، کیمیکل ایگزامینیشن، فارینزک جانچ پڑتال، کیمرے، ٹیلی سکوپ، ایکس رے اور کئی دوسری چیزیں اثبات یا رد دعویٰ میں مؤثر کردار ادا کرتی ہیں۔

نابینا شخص ان تمام سہولتوں اور ٹیکنالوجی سے مستفید نہیں ہو سکتا۔ ہو سکتا ہے کہ اسے جو آواز سنائی جائے اس کی ایڈیٹنگ کی گئی ہو، یا کوئی آڈیو یا ویڈیو اسے سنائی جائے جس سے اسے اصل اور نقل کا اندازہ لگانا دشوار ہو گا۔ اس لیے نابینا کی شہادت قابل قبول نہیں ہے۔

گواہان مقبول اور غیر مقبول کا بیان:

ولا تقبل شهادة الأعمى الخ طرفین کے ہاں اندھے کی شہادت مطلقاً غیر مقبول ہے۔

امام مالک کے ہاں مطلقاً مقبول ہے کیونکہ شہادت کا جواز بلحاظ ولایت وعدالت ہے اور اندھا ہونا قادح ولایت وعدالت نہیں ہے۔ امام ابو یوسف اور امام شافعی فرماتے ہیں کہ اگر وہ تحمل شہادت کے وقت بینا ہو تو شہادت مقبول ہے۔ طرفین کے قول کی وجہ یہ ہے کہ ادائیگی شہادت کے مشهود له اورمشهود عليه کے درمیان اشارہ کے ساتھ تمیز کی ضرورت ہوتی ہے اور نابینا اشارہ سے امتیاز نہیں کر سکتا وہ تو صرف آواز سے امتیاز کر سکتا ہے تو بہت ممکن ہے خصم اپنے فائدہ کے موافق اس کو کچھ تلقین کر دے کیونکہ آوازیں باہم مشابہ جاتی ہیں اس لیے اس کی شہادت مقبول نہیں۔(58)

آداب القاضی:

جب تک کسی میں شہادت کی تمام شرطیں موجود نہ ہو تو اس کا قاضی ہونا درست نہیں پس جو شخص لائق شہادت ہے وہی لائق قضاء ہے یعنی عاقل، بالغ، آزاد، مسلمان، عادل، جو نابینا محدود فی القذف، بہرہ اور گونگا نہ ہو۔(59)

حکم (پنچ) بنانے کا بیان:

قوله اذا كان بصفه الحاكم الخ صحت تحکیم کے لیے پنچ میں قضا کی لیاقت کا ہونا ضروری ہے یعنی کہ وہ عاقل، بالغ، عادل، آزاد اور مسلمان ہو اور نابینا، بہرہ اور محدود فی القذف نہ ہو پس کافر، غلام ذمی، سزا یافتہ، فاسق اور نابالغ بچہ کو پنچ بنانا صحیح نہیں۔(60)

ائمہ وفقہاء رحیم اللہ تعالی کا اس امر پر اتفاق ہے کہ امام کا ہونا فرض ہے اور یہ ضروری ہے کہ ان کا کوئی امام (حاکم) ہو جو امور دین کو خوبی کے ساتھ چلا سکے اور ظالموں سے مظلوموں کا انصاف لے اس پر بھی سب متفق ہیں کہ امام بننے کے لئے حسب ذیل امور کی شرط ہے انہیں ایک شرط یہ بھی ہے کہ دسویں یہ کہ اس کی بصارت سماعت اور گویائی اچھی ہو تا کہ معاملات رعایا سے پوری طرح آگاہ ہو اور ان کا تصفیہ بخوبی کر سکے۔(61)

12) نابینا کی خرید و فروخت / خیار رویت:

رویت کے معنی دیکھنے کے ہیں "خیار روایت" سے مراد ہے کہ اگر خریدار نے بن دیکھے کوئی چیز خرید کر لی تو دیکھنے کے بعد اس کو اس معاملہ کے باقی رکھنے یا ختم کر دینے کا اختیار حاصل ہو گا۔ چونکہ بعض دفعہ دیکھے بغیر خرید و فروخت کی معاملت کرنی ہوتی ہے یا اسی طرح کے دوسرے معاملات طے کیے جاتے ہیں اس لیے شریعت نے دیکھے بغیر خرید و فروخت کی اجازت دی ہے البتہ امکانی نزاع واختلاف اور دھوکہ سے بچانے کے لیے یہ گنجائش بھی رکھی کہ دیکھنے کے بعد معاملہ کو باقی رکھنے یا ختم کر دینے کا حق ہو گا یہ رائے حنفیہ اور مالکیہ کی ہے اور حنابلہ اس سے متفق ہیں شوافع کے نزدیک بن دیکھے کی چیز کا خرید کرنا جائز نہیں اس لئے ان کے ہاں خیار رویت کا سوال ہی نہیں۔ (62)

نابینا کی خرید و فروخت درست ہے اس کا چھونا الٹ پلٹ کرنا اور سونگھی جانے والی اشیاء کو سونگھ کر لینا بجائے خود "رویت" دیکھنے کے حکم میں ہے۔(63)

13) وصی بنانے کے حکم میں:

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com

Vol. 2, No. 4 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

وصی اس شخص کو کہتے ہیں جس کو کوئی شخص اپنی موت کے بعد اپنے مال کی نگرانی اور نابالغ اولاد سے متعلق ذمہ داریوں کی انجام دہی کے لیے نگران مقرر کرے گویا اس کی حیثیت وصی بنانے والے کے نائب اور قائم مقام کی ہوتی ہے۔(64)

عورت یا نابینا شخص کو وصی بنایا جاسکتا ہے یہی رائے مالکیہ شوافع اور حنابلہ کی بھی ہے۔(65)

14) جنایات/کفارہ ظہار سے متعلق حکم:

قوله ولا يجزي العمياء الخ کفارہ میں ایسے غلام کو آزاد کرنا کافی نہ ہوگا جس کی جنس منفعت فوت ہوگئی ہو جیسے اندھا جس کو بالکل نہ دکھتا ہو۔(68)

15) خلوت صحیحہ کی شرط:

خلوت صحیحہ میں اگر کوئی مانع طبعی ہو، مانع طبعی کی صورت یہ ہے کہ زوجین کے علاوہ کوئی تیسرا شخص بینا، یا نابینا مرد یا عورت، بالغ یا ان امور سے آگاہ نابالغ موجود ہو۔ (69)

اس سے معلوم ہوا کہ اگر میاں بیوی کی تنہائی میں کوئی نابینا موجود ہو تو وہ خلوت صحیحہ شمار نہیں ہوگی۔

16) نابینا کا ذبیحہ:

نابینا کا ذبیحہ حلال ہے لیکن چونکہ بے احتیاطی کا اندیشہ ہے اس لئے مکروہ تنزیہی ہے۔(70)

17) بخقاء(نابینا جانور):

بخقاء ایسے جانور کو کہتے ہیں جس کی آنکھ موجود ہو لیکن بینائی باقی نہ رہے خرید و فروخت کے معاملے میں یہ عیب ہے اگر اطلاع و واقفیت کے بغیر ایسا جانور بیچ دیا تو واپس کرنے کا حق حاصل ہوگا ایسے جانور کی قربانی بھی کافی نہ ہوگی۔(71)

18) گستاخ رسول کی سزا:

حدثنا عباد بن موسى الختلي اخبرنا اسماعيل بن جعفر المدني عن إسرائيل عن عثمان الشحام عن عكرمة قال حدثنا ابن عباس أن الاعمى كانت له ام ولد تشتم النبي صلى الله عليه وسلم وتقع فيه فينها ها فلا تنهى ويزجرها فلا تنزجز، قال فلما كانت ذات ليله جعلت تقع فى النبي صلى الله عليه وسلم وتشتمه فأخذ المغول فوضعه في بطنها و اتكا عليها فقتلها فوقع بين رجليها طفل فلطخت ما هناك بالدم فلما أصبح ذكرذلك لرسول الله صلى الله عليه وسلم فجمع الناس فقال أنشد الله رجلا فعل ما فعل عليه حق إلاقام فقام الأعمى يتخطى الناس وهو يتزلزل حتى قعد بين يدي النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله انا صاحبها كانت تشتمك وتقع منك فإنها فلما تنتهي وازجرها فلا تنزجرو لي منها ابنان مثل اللؤلؤتين وكانت بي رفيقة فلما كان البارحه جعلت تشتمك وتقع فيك فاخذت المغول فوضعة في بطنها و اتكات عليها حتى قتلتها فقال النبي صلى الله عليه وسلم ألا اشهدوا أن ومهاهدر(72)

عبداللہ بن عباسؓ کا بیان ہے کہ ایک نابینا شخص کے پاس ایک ام ولد تھی جو نبی اکرمؐ کو گالیاں دیتی تھی اور آپؐ کی ہجو کیا کرتی تھی وہ نابینا اسے روکتا تھا لیکن وہ نہیں رکتی تھی وہاں سے جھڑکتا تھا لیکن وہ کسی طرح باز نہیں آتی تھی حسب معمول ایک رات اس نے آپؐ کی ہجو شروع کی اور آپؐ کو گالیاں دینے لگیں تو اس اندھے نے ایک چھری لی اور اسے اس کے پیٹ پر رکھ کر خوب زور سے دبا کر اسے ہلاک کر دیا اس کے دونوں پاؤں کے درمیان اس کے پیٹ سے ایک بچہ گرا جس نے اس جگہ کو جہاں وہ تھی خون سے لت پت کر دیا جب صبح ہوئی تو آپؐ سے اس حادثہ کا ذکر کیا گیا آپؐ نے لوگوں کو اکٹھا کیا اور فرمایا جس نے یہ کیا ہے میں اس سے اللہ کا اور اپنے حق کا واسطہ دے کر کہتا ہوں کہ وہ کھڑا ہو جائے تو وہ اندھا کھڑا ہو گیا اور لوگوں کی گردنیں پھاندتے اور ہانپتے کانپتے آکر آپؐ کے سامنے بیٹھ گیا اور عرض کرنے لگا اللہ کے رسول میں اس کا مولی ہوں وہ آپؐ کو گالیاں دیتی اور آپ کی ہجو کیا کرتی تھی میں اسے جھڑکتا تھا لیکن وہ کسی صورت سے باز نہیں آتی تھی میرے اس سے موتیوں کے مانند دو بچے ہیں وہ مجھے بڑی محبوب تھی تو جب کل رات آئی حسب معمول وہ آپؐ کو گالیاں دینے لگی اور ہجو کرنی شروع کی، میں نے ایک چھری اٹھائی اور اسے اس کے پیٹ پر رکھ کر خوب زور سے دبا دیا وہ اس کے پیٹ میں گھس گئی یہاں تک کہ میں نے اسے مار ہی ڈالا، تو رسول اللہؐ نے فرمایا لوگو سنو تم گواہ رہنا کہ اس کا خون لغو ہے۔

19) نابینا کے لیے جنت کی بشارت:

حدثنا عبد الله بن يوسف حدثنا الليث قال حدثني ابن الهاد عن عمرو مولى المطلب عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول إن الله قال إذا ابتليت عبدي بحبيبته فصبرعوضته منهما الجنه يريد عينيه تابعه اشعث بن جابر ابوظلال بن هلال انس عن النبي صلى الله عليه وسلم (73)

ہم سے عبد اللہ بن یوسف سے تینسی نے بیان کیا، کہا ہم سے لیث بن سعد نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے یزید بن عبد اللہ بن ہاد نے بیان کیا ان سے مطلب بن عبد اللہ بن جذب کے غلام عمرو نے اور ان سے انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہؐ سے سنا آپؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالی کے ارشاد ہے کہ جب میں اپنے کسی بندہ کو اس کے دو محبوب اعضاء (آنکھوں) کے بارے میں آزماتا ہوں (یعنی نابینا کر دیتا ہوں) اور وہ اس پر صبر کرتا ہے تو اس کے بدلے میں اسے جنت دیتا ہوں۔

خلاصۃ البحث:

اعمی: اعمی کے معنی نابینہ کے ہیں جس کی دونوں ہی آنکھیں بینائی سے محروم ہوں

نابینا کے خصوصی احکام:

عام احکام میں نابینا اور بینا دونوں مساوی ہیں البتہ بعض امور میں نابینا کے احکام بینا سے مختلف ہیں

فقہاء نے اسے خصوصی بارہ احکام بتائے ہیں اور وہ یہ ہیں

1. ان پر جہاد فرض نہیں ہے۔
2. جمعہ واجب نہیں ہے۔
3. جماعت واجب نہیں ہے۔
4. اور نہ حج فرض ہے گو کہ ان تمام امور کی انجام دہی کے لیے اس کا کوئی مددگار بھی موجود ہو۔
5. وہ گواہ نہیں بن سکتے اگرچہ کوئی ایسا معاملہ ہو جس میں سن کر شہادت دینا کافی ہو۔
6. اس کی ناکارہ آنکھ پھوڑ دینے پر دیت واجب نہیں ہے۔
7. تنہا (اپنے اندازہ پر) اس کا اذان دینا مکروہ ہے۔
8. اس کی امامت بھی مکروہ ہے ہاں اگر وہی لوگوں میں سب سے زیادہ احکام سے واقف ہے تو امامت کر سکتا ہے۔
9. کفارات جو واجب ہوتے ہیں ان میں نابینا غلام کو آزاد کرنا کافی نہیں۔
10. وہ مسلمانوں کا امیر و خلیفہ نہیں ہو سکتا۔
11. نہ قاضی ہو سکتا ہے
12. اس کا جانور ذبح کرنا بھی مکروہ ہے۔

نیز امام شافعی کے نزدیک اس کا کوئی چیز خرید کرنا بھی درست نہیں اس لئے کہ ان احکام میں بعض وہ ہیں جن کی انجام دہی بینائی کے بغیر بہت دشوار ہے مثلاً جمعہ، جماعت، حج۔

بعض امور وہ ہیں جن میں بینائی نہ ہونے کی وجہ سے وہ سنگین غلطیوں میں مبتلا ہو سکتا ہے مثلاً ذبح، اذان اور اقامت کہ عموماً بینائی کے بغیر وقت کا اندازہ کرنا بہت دشوار ہوتا ہے اور وضو و طہارت میں کچھ چھوٹ جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

بعض امور ایسے ہیں کہ جن میں بینائی کے بغیر اپنے فرائض کی انجام دہی ممکن نہیں جیسے مسلمانوں کی امارت قضاء بعض احکام ایسے ہیں جن میں جسمانی نقصان خلل انداز ہوتا ہے مثلاً غلام کی آزادی اور کہیں اس لیے کہ حکم کی بنیاد ہی بینائی ہے مثلاً آنکھ کا پھوڑنا کہ اس میں دیت واجب ہی اس لیے ہوتی ہے کہ آنکھ پھوڑنے والا بینائی کی قوت کو ضائع کر دیتا ہے اور یہاں یہ قوت پہلے ہی سے مفقود ہے

نابینا جانور کے احکام:

جانوروں میں بھی نابینا ہونا عیب ہے اگر خریدار کو جانور خریدتے وقت اس کی اطلاع نہ تھی بعد کو معلوم ہوا تو اس کی بنا پر واپس کر سکتا ہے اسی طرح ایسے جانور کی قربانی نہیں دی جا سکتی کیونکہ قربانی کے لئے ایسا جانور ہونا چاہئے جو اپنی خلقت اور جسم کے اعتبار سے مکمل ہو اور اس میں کوئی نقص نہ ہو (74)

حوالہ جات

1. https://rekhtadictionary.com/meaning-of-naabiinaa?keyword=Piir – e mal farosh & language = ur (14-04-2022) Time 08:40 AM

2. القزونی، احمد بن فارس بن زکریا الرای، ابوالحسین، معجم مقابیس اللغة، دار الفکر:1399ھ، جلد4، ص:33
3. القزونی، معجم مقابیس اللغة، ج:4، ص:34
4. ابن منظور، محمد بن مکرم، ابوالفضل جمال الدین الانصاری الرویفعی الافریقی، لسان العرب، دار صادر، بیروت، الطبعة: الثالثة1414، ج:15، ص:95
5. قرآن کریم، سورہ فاطر:10؛ سورہ غافر:58
6. الزبیدی، محمد بن محمد بن عبدالرزاق الحسینی، ابوالفیض المقلب بمرتضٰی، تاج العروس من جواہر القاموس، دار الھدایة، ج:39، ص:108
7. ایضاً
8. قرآن کریم:6:50
9. ایضاً:13:16
10. ایضاً:13:19
11. ایضاً:17:72
12. ایضاً:20:124
13. قرآن کریم:20:125
14. ایضاً:35:19
15. ایضاً:40:58
16. قرطبی، ابوبکر عبداللہ محمد بن احمد بن ابوبکر، امام، تفسیر قرطبی، ترجمہ ضیاء الامت پیر محمد کرم شاہ الازہری، ادارہ ضیا المصنفین، بھیرہ شریف، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، ج:10، ص:216
17. ایضاً، ص:217
18. ایضاً، ص:218
19. ایضاً، ص:218
20. قرطبی، ج:10، ص:219
21. ایضاً، ص:219
22. ایضاً، ص:220
23. تھانوی، علی اشرف، حضرت مولانا، حکیم الامت: درس قرآن، ادارہ تالیفات اشرفیہ، ص:27
24. سنن ابی داؤد2284، کتاب نمبر13، حدیث نمبر10 SUNNAH.COM –
25. سنن نسائی3245، کتاب نمبر26، حدیث نمبر50 SUNNAH.COM –
26. سنن ابی داؤد4112، کتاب نمبر34، حدیث نمبر93 SUNNAH.COM –
27. عمر فاروق سعید، فضیلة الاستاد، نظر ثانی فضیلة الشیخ مولانا ابوالحسن مبشر احمد ربانی، احکام ومسائل خواتین کا انسائیکلوپیڈیا, دار الاطباع پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز، ص:654-655
28. صحیح مسلمa380، کتاب4، حدیث7 SUNNAH.COM –
29. صحیح مسلمb380، کتاب4، حدیث8 SUNNAH.COM –
30. صحیح مسلمa381، کتاب4، حدیث9 SUNNAH.COM –
31. صحیح مسلمb381، کتاب4، حدیث10 SUNNAH.COM –
32. صحیح بخاری2656

AL-AASAR Journal
Quarterly *Research Journal*
www. al-aasar.com

Vol. 2, No. 4 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

33. صحیح مسلم 2538
34. الجزیری، عبدالرحمن، کتاب الفقہ علی المذاہب اربعہ، ترجمہ منور احسن عباسی، علماء اکیڈمی، شعبہ مطبوعات، محکمہ اوقاف پنجاب، جلد اول، ص:243
35. گنگوہی صاحب، حنیف محمد مولانا، الصبح انوری، شرح اردو مختصر قدوری، دار الاشاعت اردو بازار لاہور، ایم اے جناح روڈ کراچی، ستمبر 2002، ص:150
36. کتاب الفقہ علی المذاہب اربعہ، جلد اول، ص:469
37. ایضاً، ص:471
38. کتاب الفقہ علی المذاہب اربعہ، جلد اول، ص:473
39. الصبح نوری، ص:474
40. الصبح نوری، ص:121
41. سرنبلالیؒ، حسن بن عمار، علامہ، نور الضیاح، ترجمہ وشرح علامہ محمد صدیق ہزاروی، تاریخ اشاعت 1990، ص:133
42. کتاب الفقہ علی المذاہب اربعہ، ص:531
43. ایضاً، ص:532
44. ایضاً، ص:533
45. صحیح مسلم 843
46. صحیح مسلم، حدیث نمبر 1486
47. صحیح بخاری، حدیث نمبر 3925
48. صحیح بخاری، حدیث نمبر 2831
49. صحیح بخاری، حدیث نمبر 2832
50. الصبح نوری، جلد اول، ص:209
51. ایضاً، جلد اول، ص:785
52. ایضاً، جلد اول، ص:786
53. ایضاً، جلد اول، ص:787
54. ایضاً، جلد اول، ص:788
55. رحمانی، سیف اللہ مولانا، قاموس الفقہ، زمزم پبلشرز، ج:4، ص:205
56. ایضاً، ص:206
57. ایضاً، ص:206
58. الصبح نوری، جلد دوم، ص:591
59. ایضاً، ص:599
60. ایضاً، ص:604
61. کتاب الفقہ علی المذاہب اربعہ، جلد 5، ص:523
62. قاموس الفقہ، جلد 3، ص:384-385
63. قاموس الفقہ، جلد 3، ص:386
64. قاموس الفقہ، جلد 5، ص:269
65. قاموس الفقہ، جلد 3، ص:270

Vol. 2, No. 4 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

66. کتاب الفقہ علی المذاہب اربعہ، جلد5، ص:236
67. کتاب الفقہ علی المذاہب اربعہ، جلد5، ص:443
68. الصحیح نوری، جلد دوم، ص:471
69. قاموس الفقہ، جلد3، ص:369
70. ایضاً، ص:456
71. ایضاً، جلد دوم، ص:291
72. سنن ابی داؤد، حدیث نمبر4361
73. صحیح بخاری، حدیث نمبر5653
74. قاموس الفقہ، جلد دوم، ص:176-177